صاحب! زوروں کی بارش آنے والی ہے اور مجھے گھر پہنچنے کی جلدی ہے۔ آپ خواہ مخواہ میرا وقت ضائع کرتے ہیں، بادشاہ نے اسے دیہاتی کی دیوانگی پر محمول کیا مگر ہوا یہ کہ تھوڑی ہی دیر میں آناً فاناً گھٹا چھا گئی اور موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ بادشاہ کو وزیر اعظم پر بے حد و حساب غصہ آیا اور وزیر اعظم صاحب برطرف کر دیے گئے۔ دوسری طرف دیہاتی کی ڈھنڈیا مچ گئی کہ بادشاہ سلامت اس کی فہم و دانش کے قائل بلکہ گھائل ہو چکے تھے۔ دیہاتی کو حاضر دربار کیا گیا۔ اس نے وزارت عظمیٰ کا پروانہ پایا تو ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ گھگھیا کر بولا کہ بادشاہ سلامت، یہ کس گناہ کی سزا ہے؟ بادشاہ سلامت فرمانے لگے کہ ہم تمہیں اس کا اہل سمجھتے ہیں اور تمہاری بارش کی پیشگوئی، تمہاری قابلیت کا بیّن ثبوت ہے۔ دیہاتی بولا! حضور! اگر یہ بات ہے تو وزارت عظمیٰ کا حقدار میرا گدھا ٹھہرتا ہے کیونکہ جب بھی بارش قریب ہوتی ہے تو گدھا غیر معمولی اچھل کود کا مظاہرہ کرتا ہے اور میں بارش کے امکان سے مطلع ہو جاتا ہوں۔ یہ سنتے ہی بادشاہ سلامت نے کہا کہ پھر ٹھیک ہے آج سے ہمارا وزیر اعظم یہ گدھا ہی ہوگا۔ یہ واقعہ سنا کے ابراہم لنکن نے اپنے دوست کی جانب معنی خیز نظروں سے دیکھا مگر وہ مسٹر کہانی کی دلچسپی میں اس بری طرح کھو چکے تھے کہ فوراً بولے پھر آگے کیا ہوا؟ اور ابراہم نے بڑی متانت سے کہا کہ پھر یہ ہوا کہ اس کے بعد سے دنیا کے ہر گدھے نے وزارت اپنا موروثی حق سمجھنا شروع کر دیا۔ شاہ جی نے حکایت سُنی اور کھلکھلا کر ہنس دیے۔ مخاطب کو بہت داد دی۔ کہ پاکستان کی سیاسی صورت حال پر یہ بڑا بلیغ تبصرہ تھا۔ افسوس اس ملاقاتی کا نام حافظہ میں محفوظ نہیں رہا۔

*

تُو ایک طرف ایک طرف نسل ہلاکو!

چھایا ہے زمانے میں جدھر دیکھئے ہر سو
اے مردِ قلندر تیرے الفاظ کا جادو
کیسے میں کہوں اِن میں ترا خون نہیں ہے
مہکے ہیں جو محبوبۂ ایام کے گیسُو
اصنام فرنگی کا نشاں بھی نہیں باقی
گونجا ہے فضاؤں میں ترا نعرۂ یاہُو
ہر معرکۂ دار و رسن یاد ہے تیرا
تُو ایک طرف، ایک طرف نسل ہلاکو
عظمت کو تری آج بھی دنیا نہیں سمجھی
دنیا جو سراپا ہے بدطینت و بدخُو
مدت سے ترستے ہیں جو آواز کو تیری
سمجھائے انہیں کون کہ خاموش ہے کیوں تُو

اشرف قدسی